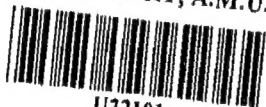
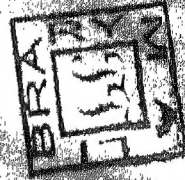


M.A.LIBRARY, A.M.U.



U32101

الشمس حشر و شمس



دیوان حسرت موہانی

حصہ ہفتم

میں حسرت موہانی کی وہ کئی غزلیں درج ہیں جو پڑناؤ قید و ملک لکھ
۱۰ ستمبر سے ۲۰ ستمبر ۱۹۴۷ء تک لکھی گئیں۔ وہ ہیں علمی غزلیں ہیں
(۱۹۴۷ء)

مرتبہ

بیکم حسرت موہانی

بک

اسحاق علی طلوی الہ آبادی نے اپنے

الناظر پریس واقع لکھنؤ میں چھاپا

اور

بیکم حسرت موہانی نے کانپور سے شایع کیا

تجارتی پبلشرز
پریس پبلیشرز

(مجلہ حقوق معنویات میں)

جلد ۱۱
۱۲۵۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ویباچہ

یہ مجموعہ غزلیات جو دیوانِ حسرت کا ساتواں حصہ ہے اسکی بعض خصوصیات قابلِ لحاظ ہیں۔ مثلاً

(۱) اس کی تصنیف میں ۲ ستمبر ۱۹۳۷ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۷ء کل ۱۱ دن مشغول رہے۔
(۲) حروفِ ابجد میں سے ہر حرف کی ردیف میں کم سے کم ایک غزل اس میں ضرور موجود ہے مگر اباب نظر ملا خطہ فرمائیں گے کہ "ث" "ذ" "ص" "من" "ط" "ظ" "ع" "غ" "ف" "ک" وغیرہ حروف کی ردیفوں میں جو غزلیں ہیں وہ بھی یکسر بے لطف و بے رنگ نہیں ہیں۔

(۳) جن جن بزرگوں سے فقیر کو فیض پہنچا ہے ان میں سے اکثر کی جانب اس مجموعہ میں کہیں نہ کہیں اشارہ موجود ہے۔ بزرگانِ دین اسلام کے علاوہ ایک موقع پر سری کرشن کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت سری کرشن علیہ الرحمہ کے باب میں فقیر اپنے پیر اور پیروں کے پیر حضرت سید عبدالرزاق بانسوی قدس اللہ سرہ انوار کے مسلک عاشقی کا پیرو ہے۔

مسلکِ عشق ہے پرستشِ حسن ہم نہیں جانتے عذاب و ثواب
(۴) یہ کل غزلیں اُس زمانے میں لکھی گئیں جبکہ فقیر پر حکومت کی جانب سے ایک دوسرا مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔ مگر اسکے سبب سے انشاء اللہ تعالیٰ کہیں پریشان خیال کے نمونے نظر نہ آئیں گے۔ و ما تو فیقی الا باللہ۔ فقط

فقیر حسرت موہانی

المسلمون

ہدیہ شوق



23 JUL 1963

از فقیر حسرت خوانی

وسیلہ قدرت حصہ ششم

CHECKED - 08

(۱) بہار باب ذوق و تصوف یعنی

حضرت لانا شایبہ رحمہ کریم حق کا چہرہ ایسا فرید تھا کہ علی بن ابی طالب نے اس کی
 میرزا دہ عبدالرشید حسن پانی پتی میاں سید ممتاز احمد رزاقی بانسوی
 مولوی سید غفران حسن حضرت سوامی بیاض محمد قطب الدین علی دہلوی لکھنؤ فرنگی ملی
 حضرت لانا شایبہ لالہ میاں محمد حسن سندھو اسکا فخر
 حضرت لانا شایبہ لالہ میاں محمد حسن سندھو اسکا فخر

(۲) چارگان علم و فن یعنی

مولوی شہید امیر عثمانی دیوبندی	حضرت ملا نامولوی عبداللہ قادری	عماد الملک مولی سید حسین بکراوی
مولوی محمد علیم صاحب دیوبندی	مولوی رشید احمد سائلم مشہوری	مولانا مولوی حمید الدین علی گڑھی
مولوی سید محفوظ علی بدایونی	مولوی عبدالحق پوروی مستمتر ترقی اڈو	مولوی سید سلیمان ندوی

(۱۳) بہ نکتہ سخنان سخن یعنی

مولوی شعیب احمد نرت میرٹھی	میاں سید حسین احمد بیگ شاہ جہان پور	مولوی احمد علی شوق قدوائی ٹھکڑوی
حضرت فخر مراد آبادی	مولوی شوکت علی قاضی بدایونی	سید علی حسن آجمن مارہروی
حضرت سیاب اکبر آبادی	حضرت صفدر مرزا چوڑی	سید امیر حسن و تکر مارہر دی

(۴) پرستان قدیم و صاوق امینی

مولوی محمد ذکریا لدھیانوی	فتی محمد فاروق دیوانہ گورکھپوری	سید سجاد وحید ریلیدرم سنوٹری
مولوی محمد محسن جٹ بریلوی	فتی عبد القوی قافی لکھنوی	مستر محمد حیات دہلوی سہیل گوالیار
سٹر محمد نبی سیال - علی پور	سید احمد - زمین بریلوی	مستر آصف علی دہلوی سہیل بریلوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیوان حسرت موہانی حصہ ہفتم

رولیت "الف"

<p>پرواں حضور طالب دیدار جائیگا ساقی یہاں سے آج ہونشیا ر جائیگا جب شوق دید اٹھا بیگانا چار جائیگا ہوگا جو کچھ حضور میں درکار جائیگا صدمہ قراق یار کا بیکار جائیگا ادہم اٹھیں بھی دل تو نہ زہار جائیگا</p>	<p>ہر چند ہو کے جان سے بزار جائیگا گھسنے نہ پائیگا تری محفل میں پھر بھی زندانہ بزم یار سے عاشق رہے جو دور صبر و قرار ہوش و خرد مال جان بیا پروا انوگی اُسکے دل بے لال کو تیری گلی میں بیٹھ کے اٹھتے ہیں ہم کہاں</p>
<p>۶۔ نوبر ۱۳۳۲ھ</p>	<p>درباں کی دُور باش کا حسرت کو غم کہاں اک بار وہ بٹائیں تو سو بار جائیگا</p>

<p>تو جینا بھی شاید ہمارا نہ ہوگا غمِ حبس بھی ناگوارا نہ ہوگا کہ اس کے سوا دل کو چار نہ ہوگا مروت نہ ہوگی دُراں نہ ہوگا یہاں پر ہمارا گزارا نہ ہوگا بھلا کچھ تو ہوگا جو سارا نہ ہوگا</p>	<p>جواب اُن سے لےنا دوبارہ نہ ہوگا وہ ملتے نہیں گے تصور میں ہم سے ہیں پھر بھی لیجا بیگا اُس گلی میں اُجڑ جائیگی بزمِ رنداں جو ساقی ہیں گھر میں لائے تو دشتِ یبولی سناٹیں اُنھیں حالِ دل، یاد ہم کو</p>
<p>۲۶۔ اکتوبر ۱۳۳۳ھ</p>	<p>کوئی شکوہ بچ سستم اور ہوں گے وہ کہتے ہیں حسرت ہمارا نہ ہوگا</p>

"مشرق" گورکھپور

رولیت "ب"

<p>ساکت یاں میں جان دل کا کام شباب منتظر مرگ مفاجات کی ہر دم ہے دعا قابل دید ہونی حسن و رخشاں کی بہار مئے تویہ سے مخمور ہونی روح جمال دلربانی جو خود اس جان جوانی کی غلام ہو میں وصل تباں کی نہ مٹی میں نہ مٹیں</p>	<p>کیا ہوا آہ وہ ہنگامہ ایام شباب اب نہ آنائیش پیری نہ آرام شباب کیا سے کیا ہو گئے ہو کر وہ محو آٹام شباب بادہ عیش سے لبریز ہوا جام شباب مالک ناز و ادا ہے وہ دلارام شباب ہم سے چھوٹی نہ چھوٹے سے گلہام شباب</p>	
<p>"خلافت" بیٹی</p>	<p>دہ پئے دین و دل تباں ہیں تباں کافر حسرت اچھا نظر آتا نہیں انجام شباب</p>	<p>۲۷۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء</p>
<p>روایت "ت"</p>		
<p>ہم شکوہ فلک ہی کرینگے حضور دوست آنے میں دیر بھگواؤں ہے تو کس قدر محفل میں دور ثانی ہو کر ہیں بھی آج میری تسلیوں کے نہیں ہیں جو شور سے سچا نہیں ترانہ مطرب سے وجہ روج ہو گی ضرور قدر و قاف دل ابھی سے کیوں انہماک شوق کی منتقل نہ ہو سکی</p>	<p>ظاہر نہ ہونے دینگے وہاں بھی تصور دوست مضمر ہے تعلق میں دل ناہب و دوست سکا بیکو بچنے دگی نگاہ سرور دوست پھر کہیں جو اب خطین ہم میں سطور دوست کافوں میں آہی رہیہ آواز دور دوست کرتا ہے شکوہ ستم بے شعور دوست برہم غضب حرارت سے طبع غیور دوست</p>	
<p>"ترجمہ نظر" لکھنؤ</p>	<p>اہل ہوس کی بیچ میں ساری شکایتیں جا ہے کمال حسن چہسرت غور و دوست</p>	<p>۲۸۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء</p>
<p>روایت "ت"</p>		
<p>اپنی ذلت کا وہ مغرور تو کیا ہے باعث اُس من جفا کار کی آنکھیں بھی جو غم ہیں اسکا</p>	<p>خود ہمارا دل مجبور ہوا ہے باعث یاد محرومی ارباب وفا ہے باعث</p>	

<p>صحت دل کی دوا ہے نہ دعا ہے باعث فرض کیا ہے جو کہیں بد کا خدا ہے باعث کہ ہے باعث کوئی اسکا تو خدا ہے باعث یہ خود یہاں سے تمنا کی صبا ہے باعث</p>	<p>۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۲۳ء</p>	<p>آپ کی ایک نظر کے یہ کرشمے ہیں تمام جو کو بھی نیک سمجھتے نہیں کیوں عاشق حق رحمت حق ہے مگر میرے معاصی کی جزا یہی لائی ہو اڑا کر ترے لبوس کی بو</p>
<p>۲۶- اکتوبر ۱۹۲۳ء</p>	<p>ذکر حسرت پہ وہ بولے مری رسوائی کا یہی دیوانہ یہی بے سرو پا ہے باعث</p>	<p>”زمیندار“ لاہور</p>
<p>رولیف ”ج“</p>		
<p>ہے کس مرض کی اور تو نے تازیں علاج کرتی جو خوب وہ نگہ خشکیں علاج ایسوں کا تو ضرور ہے لیے جبین علاج کوئی بھی اسے طبیب تراوشی علاج جس کا نہ کر کے غم دنیا دیں علاج جب خود ہی چاہتی نہیں جان خرابی علاج</p>	<p>۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۲۳ء</p>	<p>تجھ سے جو درد دل کا بھی ہوتا نہیں علاج اہل ہوس کے دردِ تمنا کا بر محل بیجا رنم ہوئے ہوں جو تیرے فراق میں پا یا کہیں کسی نے بھی ہر درخش کا اُس دل کو اب گہرا کر کے فکر عاشقی پھر کیوں دو لے درد کے در پہن چاہے کر</p>
<p>۲۷- اکتوبر ۱۹۲۳ء</p>	<p>حسرت شرابِ دل سے صحت جو ہو قوت دل کا نہیں ہو دردِ نغمہ و انگبین علاج</p>	<p>”نمایاں“ لاہور</p>
<p>رولیف ”ح“</p>		
<p>ازاں ہیں اپنے بخت پہ کیا کیا نگارِ صبح ظلماتِ شب میں یا ہیرواں جو نگارِ صبح پہ دے سے شب کے شاہدِ نگین نگارِ صبح ہر فلک ہو اسے دلِ داغدارِ صبح شامِ شب وصال بھی کرتی کر کارِ صبح</p>	<p>۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء</p>	<p>وہ دیکھتے جو بام پر آئے بہارِ صبح پیدا فلک پر ہی یہ بیاض سحر کا نور نگارِ کس غور سے ہر راہ آفتاب روزِ فراق یا مری چشمِ یاس میں خورشیدِ اوسے یا رس ہو کر میرِ حسن</p>

ملتے ہوئے اٹھیں وہ آنکھیں جج خواب کے	پھیلا ہوا ہی نور جمالِ ظاہرِ صبح
آلامِ مہملی	تکلیفِ حسنِ یار کے صدقے میں روزِ وصل کچھ بڑھ گیا ہے اور بھی حسرتِ وقارِ صبح

ردیف "خ"

دخترِ رز ترے پہلو میں نہاں ہو گستاخ ہمتِ عاشقِ بیدل پہ خدا کی رحمت کس قدر ہے نگہِ شوق بھی اپنی میاں ک عرضِ حالِ دل مضطرب وہ بولے ہنس کر خوش کہ ناخوش ہو کوئی جا ہی پونچھا ہو یا لنگے آئے ہیں کسی سے جو مرے شوق کا کا	دیکھ تو کتنی یہ لے پر مغاں ہے گستاخ کو چہ یار کی جانب جو رواں ہے گستاخ چہرہ یار میں کیا کیا نگاں ہے گستاخ ہم نشیں کیا کہ ترا طرِ زباں ہے گستاخ اکی خدمت میں مرا شورِ فغاں ہے گستاخ پوچھتے پھرتے ہیں بکے "وہ کہاں ہے گستاخ"
---	---

مگر بھولیاں	کچھ خفتِ سب سے بھی ترے خوف نہیں ہو اسکو کس قدر حسرتِ بے تاب دوواں ہو گستاخ	۲۶۔ اکتوبر ۱۳۳۷ء
-------------	---	------------------

ردیف "د"

وہ ہوں جیلاں سے اگر میرِ بغداد حقیقت میں ہو خاکِ روضہ پاک آئیں فردوس میں لائے تو کیا کیا سوادِ ہند میں لگتا نہیں جی	زہے قسمتِ خوشا تقدیرِ بغداد جسے کہتے ہیں سب اکسیرِ بغداد نظر میں پھر گئی تصویرِ بغداد دل دیوانہ ہے دلگیرِ بغداد
--	--

"نظامِ اشاعہ" مہملی	ہوا سے شوق اڑا لیجاے حسرت بنے اچھا یہ نہیں تدبیرِ بغداد	۲۶۔ اکتوبر ۱۳۳۷ء
---------------------	--	------------------

ردیف "و"

ماصلِ جو ہوئے درِ محبت کے لڑائند	میں بھول گیا عیشِ فرغت کے لڑائند
----------------------------------	----------------------------------

<p>حب تک نہ کھلے یہ کہ محبت ہر عبادت مجموعہ اصدا ہے درد دل عاشق ہر حرف میں اُس نامہ نگار کے ہیں پنہا مرضی پہ تری چھوڑ کے ہر امر اہم کو ارواح پا حال کے آثار ہیں طاری پوچھ کوئی ار باب تنہا کے دلوں سے دل کو جو موئی کثرت عصیاں پسند است</p>	<p>بند</p>	<p>محسوس ہوں کیا تیری اطاعت کے لڑائند سب جانتے ہیں جبکی اذیت کے لڑائند جہت کے عبادت کے اشارت کے لڑائند جانے کوئی کیا فسخ عزیمت کے لڑائند دوزخ کے شدائد ہیں نہ جنت کے لڑائند حُسن دُرخ جاناں کی حکایت کے لڑائند حاصل ہوئے کیا کیا تری رحمت کے لڑائند</p>
<p>”رویش“ دہلی</p>	<p>ڈرتے ہیں جو میدان و غاسے اُفین شہر معلوم نہیں شوق شہادت کے لڑائند</p>	<p>۲۶- اکتوبر ۱۳۳۷ء</p>
<p>”رویش“ دہلی</p>		
<p>دل ہے ترے وصل کا طلبگار قیدِ محسوس و غم سے چھٹ کر سردارِ بلا کشانِ غم ہیں ہے شوق تری طلب کا حید مایوس وصال ہیں، زباں پر آبادہ قتل عاشقان ہے جو کچھ اپنا ہے سب ہے اُن کا ہم جب سے ہوئے ہیں کافر عشق</p>	<p>بند</p>	<p>”دیوانہ بکا رخس ہشیار“ آزاد ہیں عاشقانِ حسرا اُس جان جہانیاں کے بیار معلوم نہ ہو سکے گی مقدار پھر بھی ترے نام کی ہے تکرار وہ یار وہ شاہِ ہستمگار وہ دل کہیں جان کے بھی مختار تسبیح بکا رہے نہ زناں</p>
<p>”سارن“ اعظم گڑھ</p>	<p>حسرت نے بھی شل شمس تبریز اشعار میں کہہ دیے سب اسرار</p>	<p>۲۷- اکتوبر ۱۳۳۷ء</p>
<p>ایر دے و نغمہ سخن گلزار</p>	<p>تم پاس نہیں تو سب ہی بیکار</p>	

زخماں جو ہو کبھی خبردار آثار بہار میں نمودار سبزی ہے چین کی شک زنگار اقرار بن آئینا نہ انکار کس ناز سے کہہ دیا "خودار" آبادی آرزو ہے سمار ہے عشق تباں سے جان تیرا	۱۵۔ عشق کا طالع	خوداری عشق سے تو لے دل بیریز نشاط ہے دل شوق ہر رنگ شفق ہو آتش گل وہ سپہ وہ آئیں تو پھر کسے پاؤں کی التجا پر اُس نے انکار سے تیرے شہر دل میں دل سر دے حُسن ہوشاں سے
۲۶۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء	دنیا سے نہ دین سے ہے مطلب حسرت ہے خرقِ جلوہ یار	"جیلین" "ہم کرہ"
استادہ ہو سے صفویاں برادر اس بات کے بھی نہیں دردادار ہے جکی طرنت نظر بھی دھواں کھوئی نہ چین میں پھر سے منقار دیکھو جدھر آرزو کے انبار اُس خالی سیاہ سے خبردار یہ سستی ہے یہ بزمِ اختیار کوئی نہ بہ گھر خانِ فرخار	۱۵۔ عشق کا طالع	جنت کو چلے جو ہم گنہ گار رہنے دیں ہیں وہ تیرے دیوار ایسوں سے ہو گیا گرم کی امید بیل سے نفس سے چھوٹ کر بھی بازارِ جال میں لگے ہیں ٹٹ جاسے نہ رختِ صبر لے دل اسے حُسنِ غیور دست کر شرم نوشاد میں ہے ترا مقابل
۱۸۔ نومبر ۱۹۷۷ء	کب مالِ غیر ہیں وہ حسرت با اینہم التفاتِ بسیار	"ابریکا پور"
روایت "ز"		
کرے کوئی کہاں تک مے سے پہنیز	ہو لے برشکالی ہے ہوس خیز	

<p>تبسم ہے ترا اے شاہِ خواں یہاں دل خامکا برآرزو ہے فنونِ طرفہ ہے حرفِ لبِ یار سب اُس کو درد ہم کہتے ہیں دریا نہیں اب تک جو اس عقل بر جا</p>	<p>بہارِ شریعت</p>	<p>سراسر اک تماشائے دلا دین وہاں ہے تارِ حُسنِ یارِ فو خیز غمے فکر شکن گاہے نکل دین اذیت بھی ہے جسکی راحت آمیز شراب عاشقی تھی کس قدر آمیز</p>
<p>”نہن“ دہلی</p>	<p>مجھے فیض سخن پہ چاہے حسرت زروح پاک شمس الدین تبریز</p>	<p>۲۶۔ اکتوبر ۱۳۲۷ء</p>
<p>بیخوف ہیں وہ کہتے ہیں کیا ہے تھاکر پاس بیابانم ہیں دور سے آئے ہیں سگے نام کسکو نہیں قبول کہ ہے شغلِ مے حرام خاموش تم ہو سب ہیں ہلاک قریب لطف روشن ہمارے دل میں بھی ہر اک سرِ لوح شمسِ عشق تیرا داد و تفنگ ناز</p>	<p>بہارِ شریعت</p>	<p>لے دیکے ایک تیر دما ہے تھاکر پاس کہتے ہیں دردِ دل کی دوا ہے تھاکر پاس فصلِ گل میں ہو قور دوا ہے تھاکر پاس اچھی پتخ نیم رنما ہے تھاکر پاس برقِ جلال کی جو دنیا ہے تھاکر پاس سب چیزاتو نام خدا ہے تھاکر پاس</p>
<p>”عصرِ صید“ مکتبہ</p>	<p>اب کیا لے گا پہلو حسرت میں دل بھلا اک عمر یہ گزرا چکا ہے تھاکر پاس</p>	<p>۲۷۔ اکتوبر ۱۳۲۷ء</p>
<p>روایت ”ش“</p>		
<p>جلو ہ حق کو ہنہ نظر کی تلاش گمراہانِ وصال یا رکریں شمسِ دروئی سے پوچھ لیں جو نہیں اُس جفا جو سے ہے وفا کی امید</p>	<p>بہارِ شریعت</p>	<p>دل عاشق کرے بصر کی تلاش جاگے باندھے ہیں راہبر کی تلاش سخنِ عشقِ معشبر کی تلاش ثمرِ شوق بے ثمر کی تلاش</p>
<p>لے اشارہ بجانب حضرت سید عبدالرزاق بانسوی رحمۃ اللہ علیہ۔</p>		

حسن اُن کا اثر پذیر نہیں ہمت اہل دل سے دور نہیں حال دل کی اُنھیں خبر ہو نہیں انکو رہتی ہے عاشقوں کے لیے	۱۰-۱۱	جذب دل کو ہے کیوں اثر کی تلاش شوق کی راہ پر خطر کی تلاش ہم کو ناحق ہے نامہ ہر کی تلاش سخت تلخ و مختصر کی تلاش
--	-------	--

”ہمد“ کلکتہ	ہو جھیں ہوا ہیں تو ہے حسرت خواہش زندہ بھی دور و سر کی تلاش	۱۰-۱۱ نمبر سلسلہ
-------------	---	------------------

ردیف ”ص“

آنکھوں میں فوجوہ ہے گیت کم ہو خاص کچھ ہم لو بھی عطا ہو کہے حضرت کرشن	۱۱-۱۲	جب ہے نظریہ اُنکی نگاہ کرم ہو خاص قلیم عشق آپ کے زیرِ قدم ہو خاص
”زمانہ“ کانپور	حسرت کی بھی قبول ہو سکتا میں ماضی سننے میں عاشقوں پہ تھا راکرم ہو خاص	۱۲-۱۳ اکتوبر سلسلہ

ردیف ”ض“

کیونکر کہیں کہ ہم پر طاعت نہیں ہو فرض بیخود ہیں جائینگے تری مغل میں بیدھرک پھر کیوں جھانے یار سے نالاں ہیں اہل دل بے ضرب ذکر و فکر ملے گی ہیں مراد	۱۲-۱۳	فطرت پہ کیا تھاری محبت نہیں ہو فرض کچھ ہم پر اناس اجازت نہیں ہو فرض کیا عاشقوں پہ شوق شہادت نہیں ہو فرض اہل دلا پہ نہ دور یا منت نہیں ہو فرض
”عصر صید“ کلکتہ	حسرت کو دوا کہ ہے دل نگار عشق تدبیر اند مال جراحت نہیں ہو فرض	۱۳-۱۴ نمبر سلسلہ

ردیف ”ط“

لکھتے ہیں پھر کہ لکھتے نہیں ہم ہزار خط آیا ہے عین کشمکش انتظار میں		دیکھیں تو بھیج کر وہ ہیں ایک بار خط کیونکر نہ ہو عزیز ترا غم شکار خط
---	--	---

اہلک ہمارے پاس ہے وہ یادگار خط پڑھتے ہیں اس امید پہ ہم بار بار خط لیتا ہے دست شوق میں کیونکر قرار خط زلف اُنکی عنبریں ہر توہے شکبار خط	۱۸- نومبر ۱۹۲۷ء	لکھا تھا اپنے ہاتھ سے تم نے جو ایک بار اس نے کہیں نہ حرف تسلی بھی ہو لکھا مجھ کو عجب یہی ہے کہ لے ناز میں ترا سر تا سر اک لیلیٰ خوشبو ہے وہ نگار
۱۸- نومبر ۱۹۲۷ء	مجھ سے گلے شوق کو لکھے تو کیا لکھے حسرت و یارِ حسن کا وہ شہر یاد خط	”ہزار داستان“ لاہور
ردیف ”ظ“		
وصفِ جنت میں نے کوئی بیانِ اعظ سخت جگر میں ہی عقلِ مہر دانِ واعظ آج کل خوب ہی چلتی ہو دکانِ واعظ کس مصیبت میں پڑی آنکے جانِ واعظ	۱۸- نومبر ۱۹۲۷ء	جو رکاز کر ہے کیا کیا بے بانِ واعظ بن پڑا کچھ بھی نہ زندہ کے دلائل کا جو گرم دنیا کے ریا میں ہو جو بازارِ غریب اگر وہیں رہو کہ چھوڑینگے نہ دامن تیرا
۱۸- نومبر ۱۹۲۷ء	لیکھا ہے کوئی کچھ ہی جو اُڑا کر حسرت مجھ گنگار پہ ہے شبِ گمانِ واعظ	”آدھ اجارہ کھنڈ“
ردیف ”ع“		
دولتِ لازوالِ اہلِ سماع اسے خوشا وجد و حالِ اہلِ سماع ہیں جلال و کمالِ اہلِ سماع مسلکِ بے مثالِ اہلِ سماع رحمتِ حق بحالِ اہلِ سماع مالِ ہویا کہ قالِ اہلِ سماع	۱۸- نومبر ۱۹۲۷ء	عشق ہے جان و مالِ اہلِ سماع عرش پر ہے خیالِ اہلِ سماع عاشقانِ ترانہ ہر سے جمیل اہلِ دل کا ہے ایک ہی مسلک کشتہ عشق ہے ہر اک دل میں اُن سے جو کچھ ہے سب محبت ہے
۱۸- نومبر ۱۹۲۷ء	از اہدوں کے پڑے گاسر حسرت	”نظامِ المشائخ“ دہلی

اک نہ اک دن د بال اہل سماع

رولیف "غ"

غم و فکر شوق و تمنائے فارغ	۲۰- نومبر ۱۹۳۳ء	ہیں عاشق ترسے ساری دنیا سے فارغ
نہ تم ہو مرے جذبِ لعلت سے بیغم		نہ یوسف تھے عشق زینچا سے فارغ
اُنھیں جلوہ گردل میں ہر لحظہ پا کر		تمنا ہے فکر تماشا سے فارغ
وہ مطلق ہیں خود انکی نسبت ہو لیکن		نہ اعلیٰ سے فارغ نہ ادنیٰ سے فارغ

پناہ محبت میں ہم آ کے حسرت
ہوئے خوف احکام بیچا سے فارغ

۱۹- نومبر ۱۹۳۳ء

"انان" دہلی

رولیف "ف"

نظر اُس رخ پہ ہے ادب کے خلاف	۲۰- نومبر ۱۹۳۳ء	دل ہے اس فیصلے میں کبے خلاف
کچھ بھی ہم اُٹنے کہ سکے نہ کہیں		ناخوشیاں بے سبب کے خلاف
شکر غم تابع خسار نہیں		مستی بادہ عجب کے خلاف
آج پر کیا وہ روتے کرتے ہیں		بے رخی اور عداوت کے خلاف

حسنِ جاناں کے عہد میں حسرت
شوقِ ٹھہرا ہے ادب کے خلاف

۲۰- اکتوبر ۱۹۳۳ء

"جامعہ" علی گڑھ

رولیف "ق"

اتنی کہاں ہو اور جو بھی مجالِ شوق	۱۰- نومبر ۱۹۳۳ء	وہ ٹال دینگے آگے بیس ال شوق
ہم کہ ہے دیار کی خواہش کہ فی اشل		نکلا ہے آسمان و عا پر ہلالِ شوق
مشہور اگر چہ دور تھی راہِ دیار دوست		ستانہ چل کھڑے ہی ہوئے ہم مجالِ شوق
ادبچا ہوا ہے اور بھی کچھ آشیانِ حسن		کھوئے ہیں جسے مرغِ تمنا نے بالِ شوق

دل طالبِ مال ہو شیک - مگر کہیں

۱۰- نومبر ۱۹۳۳ء

"ترجیٰ نظر" کلکتہ

حسرت ہی عروج نہ ٹھہرے زوالی شوق

ردیف "ک"

<p>چھپے گی تری دوستاری کہاں تک کہیں رک بھی لے چشم خوتا بانٹاں خدا جانے آخر تو سے غمزدوں کو نظر باز ڈالیں گے سب حال شب کا سردارہ بیٹھے ہیں جوا ب خور ہم کرگی فقیروں سے لے شاہِ خواباں ہیں حالِ دل عرض کرنے نہ دیگی غور آپ کا کم نہ ہو گا نہ ہو گا بیاں ہو چکی ہم سے اُس گل کی خوبی وہ کہتے ہیں دکھیں تو رہتی ہو باقی پھر آنے کی ناکام اُس در پہ جا کر تھا کو اس حد پہ رہنے نہ دیگی</p>	<p>بندہ کلام</p>	<p>کر گیا دل انکارِ پاری کہاں تک کہاں تک تری اشکباری کہاں تک تائے گی بادِ بہارِ پاری کہاں تک چھپے گی وہ چشمِ خاری کہاں تک نہ نکلے گی اُن کی سواری کہاں تک تقابل تری شہرِ پاری کہاں تک بھلا اُن سے بے اختیارِ پاری کہاں تک جتائیں گے ہم خاکساری کہاں تک سرو برگ نہ لگیں نگاری کہاں تک تری شانِ پدِ میزگاری کہاں تک بنا ہے کوئی دستِ پاری کہاں تک ترے حُسن کی بھکاری کہاں تک</p>
---	----------------------	--

کرو سیر دنیا سے حیرت بھی حسرت
خرو مندی و ہوشیاری کہاں تک

دانا نامہ لکھو

۶- نمبر ۳۳

ردیف "ل"

<p>نہ کیا بابرِ غم کسی نے قبول چشمِ تنقہ درود و سلام خامہ بر روح پر فتوحِ سینا نورِ انانیتِ خلد کے سردار</p>	<p>بندہ کلام</p>	<p>غیر انساں کہ تھا ظلم و جہول بجنابِ رسولِ دُعا لی رسول وز چشمِ علی و جانِ قبول گلبنِ دو حہ رسول کے چول</p>
--	----------------------	--

جن سے سیکھے ہیں عاشقی کے ہول روز ہوتا ہے گر بلا میں نزول	جلد ار باب صبر و فقر و فاقہ جن کے روئے یہ رحمت حق کا
۲۰۔ اکتوبر ۱۳۳۷ھ	”نظام کالج اردو کینن“ بارگاہِ حضور میں حسرت کاش ہو جائے یہ غزل بھی قبول حیدر آباد دکن
”رولیف“ م	
خضر کھاتے ہیں یہ کیا چہرہ جواں کی قسم ساقیا تجھ کو مری سستی چاں کی قسم تیری تقریر سے تیرے لبِ خنداں کی قسم اوہ اماں کی قسم ہر درخشاں کی قسم لے سنگار ترے کزبت احساں کی قسم بارگاہ کھائی ہے دلچسپی عواں کی قسم	بارگاہ کھائی ہو جس نے لبِ جاناں کی قسم آج تو نہ لبِ ساغر سے ٹھرا ہے میرا زعفران زارِ سرتِ حمیری کشتِ اُمید عالمِ حسن میں کیا ہو ترا جلوہ نور آج تک یا میں صدمے جوئے تھے تو نے قوتِ غم سے لے نازِ جاناں تیری
۲۰۔ اکتوبر ۱۳۳۷ھ	انکے انکارِ راجہ میں کیا کیا حسرت ساغر سے لے دلائی لبِ جاناں کی قسم
”رولیف“ ن	
تم پھر بھی کہے جاؤ ”یہ بیار کہاں ہیں“ آئیں مرے جاں باز گر انبار کہاں ہیں دو لے محبت کے سزاوار کہاں ہیں ہم عاشقِ بیخود ہیں گنگار کہاں ہیں ہم جلوہ پیہم کے طلبگار کہاں ہیں جس میں یہ نہ جائے نگہ یار کہاں ہیں عاشق ترے باکار ہیں بیکار کہاں ہیں	اب ہم میں بھلاہٹ کے آثار کہاں ہیں منزل میں یہ کتنے تھے آئے وہ بعدِ ناز ہم کو یہی کیا کہ ہے کہ بندے ہیں تھالے سجدے کیے اس درپے اسی بندے سے لاکھوں اکبار چلے جاؤ دکھا کر جھلک اپنی بلو شیدہ ہم اس گوشہِ منزل میں ہیں غاموش ہر لحظہ تصور کی ہے مہر و فی بے حد

<p>بیمہر خطا کا رول آزاد کہاں ہیں عقد مرے سب سہل میں دشا کہاں ہیں کہتا ہے مرے طالب دیدار کہاں ہیں</p>	<p>کہتا ہے فریب نظر یار۔ بھلا ہم شوق اُنسے یہ کہتا ہے توجہ نہیں تنکو اُس حسن نظر سوز کا ہے ابتو یہ عالم</p>
<p>۱۸۔ نوبر ۱۳۳۷ء</p>	<p>”جامعہ“ علی گڑھ کا فر جنس سب کہتے ہیں سلم ہوں نہ حسرت آزاد ہیں وابستہ زناں کہاں ہیں</p>

روایت ”و“

<p>پھیلے جانے ہیں بے یار پائے گیسو کفر عشاق کے غامی ہیں تھما سے گیسو چشم بیمار کے ڈھونڈھے نہ سہا سے گیسو دیکھو تم نے جو چھوئے آج ہمارے گیسو جیت عارض کی ہوئی غلطیوں ہمارے گیسو یا تہ زینت اشیاں ہیں تمہارے گیسو</p>	<p>اپنے آپ میں نہیں شوق کے لائے گیسو نورِ انیاں کے معاون ہیں تھما لے گیسو کام آئیگی وہ کیا انکی پریشانی میں انکے شوق مجھے پا کے وہ بولے ہنس کر ظلمتِ زلف سے نورِ رخِ خوبانِ وفا فلکِ حسن پہ ہزار کے تاروں کی نمود</p>
<p>۱۸۔ نوبر ۱۳۳۷ء</p>	<p>”نگار“ جہاں فاتحہ پڑھنے چلے مرقہ حسرت پہ جو وہ پہلے کس ناز سے رو رو کے سوارے گیسو</p>

روایت ”ہ“

<p>نگہ یار سے خدا کی پناہ ایسے احرار سے خدا کی پناہ ابرِ بیاہر سے خدا کی پناہ حسنِ بانو سے خدا کی پناہ تیرے اقرار سے خدا کی پناہ ایسے غمخوار سے خدا کی پناہ</p>	<p>غلشِ خار سے خدا کی پناہ بڑھ۔ کہ اشوار سے ہوں جنگجو پھر ہوا دل کو شوقِ شاہدوے رہنا دے کے دل بھی ہیں گراہ آپ کی ایک کسی کو شوقِ بینِ منید مشورے دے جو ترکیب کے ہیں</p>
---	---

۲۶- فروری ۲۳ء	سانا کن کر سکے حسرت انہی تلوار سے خدا کی پناہ	”زمیندار لاہور“
روایت ”سی“		
اب یہ سمجھ کے فہم ہیں کہ وہ یاد کر چکے خاکِ شیدائش جو بر باد کر چکے گو غم قیدِ غم کی وہ سیاد کر چکے اک بار کر چکے جو ہم ارشاد کر چکے جو دامنِ جنوں پر ہم ایجاد کر چکے ساری غمِ فراق کی روداد کر چکے	۱۱	کیا کیا نہ ہو میں تہہ ناشاد کر چکے نادم وہی تو آج ہیں کل بدبنا کر چکے پابندِ عیش ہوں سکے بندگانِ عشق کہتے ہیں اب وہ تیری گزشتہ باتوں رنگین طرازیوں میں غضبِ اشکِ سرخ کی نادم ہیں اب کمالِ جہان سے بیانِ غم
۹- دہبرستندہ	حسرت وہ اب ہو بھی تو کیا مالِ کرم جب ختمِ ساری سختی پیدا کر چکے	”نور“ سکتہ
۱۲- ستمبر ۲۳ء	تیری جفا بھی ہے وفا۔ اے کمالِ دلبری تیرے ستم سے دیتے ہیں لوگ مثالِ دلبری بات ہے تیری حیلہ جو۔ صرف بہ نازِ گفتگو چال ہے تیری نقشہِ دوست بہ حالِ دلبری اہلِ کمال کی نظرِ محو ثنا ہے دیکھ کر چہرہ حسنِ یار پر نڈرتِ عالیِ دلبری ہر پہر حسن ہو یا خط و خال و گلِ افی ماہِ تمام تازہ ہو یا سن و سالِ دلبری اس کے سوا کہ ہے یہ توصیفِ بتانِ ماہرہ کچھ بھی جو جانتا ہو تو کیا ہے آلیِ دلبری	

ذات پہ جن کی ختم تھا شیوہ جو رہ بر ملا
آج ہیں برس برس وفا پھر بخیالِ دلبری
میں جو ہوا ہوں چھڑے مائلِ حسن دیگرے

طرز تری نفس میں ہے شانِ ملالِ دلبری
غش مرے حالِ دل پہ تھا شورِ جنونِ شوق کا
تیری ادا پہ ہے خدا نازِ جمالِ دلبری

”ہمایوں“ لاہور
حسرت پاکباز کے گریہ شوق سے رہے
تازہ یونہیں خدا کرے تیرا نالِ دلبری

متفرق مطالعے

حالِ دل کیے اُن سے پا کے لگے	ڈانٹ دیں مگر نہ وہ بلا کے الگ
دل کو جس دن سے ہوئی تیری کیس	ہم کو دوزخ کا ہی کچھ خوف نہ جنت کی ہو
حسینوں میں آج ایک تم سائیں ہے	خوشامد فقیروں کا شیوہ نہیں ہے
حق ہوا کہ ذاتِ خدا غیر خدا ہے باطل	لوگ سمجھے ہیں کہ اس میں کیا ہے باطل

کتب مصنفہ مولفہ مولانا حسرت موہانی بی اے ایڈیٹر اردو سہ ماہی

وتذکرۃ الشعراء

دیوان حسرت
مکمل شتبلر دیوان حسرت موہانی حصہ اول - دوم - سوم - چہارم - جس کا
پانچواں ایڈیشن یکجائی طور پر چھپ کر تیار ہوا ہے، اور پہلے چار مرتبہ
اردو زبان کے قریب قریب کئی رسالوں اور اخباروں میں شائع ہو کر عام طور پر مشہور و مقبول
ہو چکا ہے۔ قیمت فی جلد ۴۰

دیوان حسرت
حصہ پنجم - حال ہی میں چھپا ہے قیمت ۴۰

دیوان حسرت
حصہ ششم - یہی چھپ کر تیار ہوا ہے۔ قیمت ۴۰

دیوان غالب
دیوان غالب کی یہ مشہور اور قابل دید شرح - جس کا پانچواں ایڈیشن حال
شرح حسرت موہانی ہی میں چھپ کر تیار ہوا ہے - مع مقدمہ مفید - شتبلر حالات غالب -
و تنقید کلام غالب - قیمت فی جلد ۴۰

حالات حسرت
مینی سوانح مولانا حسرت موہانی مع تصویر حسرت - مرتبہ مولانا عارف
ہادی - قابل دید - قیمت فی جلد ۴۰

انتخاب دیوان حسرت
مینی حسرت موہانی کے دو ادیبین حصہ اول و دوم - سوم چہارم
مع ترجمہ نثری و مقدمہ کا ہمیشہ انتخاب - ہر دور و غزل کے بعد اسکا انگریزی ترجمہ بھی دیکھنے
کی چیز ہے۔ ترجمہ جوہری علی ہاشمی بی اے سابق ایڈیٹر انڈین پوسٹ - مطبوعہ ٹائپ - حصہ
اول - قیمت ۴۰

انتخاب وادیں
حصہ پنجم مینی مجموعہ انتخاب دیوان دلی دکنی - شاہ مبارک آباد - قاضی

محمد صادق خاں اختر - میر انشاء اللہ خاں انشا - مرزا قادر بخش

صاحبزادہ بیروند علیہ الرحمہ - میر مثنوی سونی پتی - ملک اشرف امیر فزکی مراد آبادی -

وہاب علیشاہ اختر شاہ اودھ - مولوی سید علی حیدر نظم طلبا ملانی - شاکی پیر مٹھی صاحب غالب - مولوی

سید محمد امجد علی عظیم آبادی - ذاب بنے صاحب شائق لکھنوی - طاہر فرخ آبادی - مولوی

سید علی محمد شاہ عظیم آبادی - مرتبہ حسرت موہانی - قیمت فی جلد ۴۰

خطبہ صدارت
آل انڈیا مسلم لیگ متحدہ احمد آباد - ۱۰ دسمبر ۱۹۴۷ء (۱۲ جولائی ۱۹۴۸ء)

حسرت موہانی جس پر ۱۲ اپریل کو دفعہ ۱۲۴-الف ۱۲۱ کے ماتحت کرنا دہلی کے
مقدمہ چلا یا گیا اور ۳ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ قیمت فی جلد ۳۰
انتخاب دیوان حسرت موہانی۔ قیمت فی جلد ۸۰

<p>یادگار وفا دیوان میر حسن صاحب اثر شرف شاگرد نسیم بدای جلدات</p>	<p>دیوان گستاخ کریمت دیوان مصطفی مرتبه حضرت شیفته - مع تذکره شفیقه قائم - قائم باند پوری</p>
---	---

معجموں کے مجموعہ

۱	رسالہ اصلاح	۱	انمولی سید اکبر حسن دہلوی
۲	شوق نیوی	۲	میرزا محمد مصطفوی
۳	مع تصویر معنی	۳	شہت نامہ سید الشہداء
۴	عبدحمید حمید میرٹھی	۴	رسالہ وحدت الوجود
۵	گلستان ادب	۵	رسالہ تنقیح العبادات مع حالات مصنف
۶	دعوت و دستگیر افشاریہ	۶	انوار البصائر فی سرائر المکنون
۷	نظم و شعر کلام کا دیکھنا	۷	دعوات محمد و احمد عبدالحق دہلوی

نوٹ : مہاجرین کے ساتھ اس رعایت یعنی ۳۲ فی صدی کییشن عام و معمول دوا کرتے ہیں۔

سیکیم حسرت موہانی - حسرت دہلوی - کانپور

2422
(2024)

11/15/24

DUE DATE

--	--	--

2228 89150314
(822111)
2221-1
Date / No / Date / No